رسائل و مسائل

ارکانِ اسلام

سوال: مسئلہ یہ درپیش ہے کہ دینِ اسلام کے ارکان پانچ ہیں یا چھ۔ دوسرے معنی میں جہاد' ارکان اسلام میں' دیگر ارکان کی مانند مستقل شامل ہے یا نہیں۔

جواب: حدیث شریف میں اسلام کے ارکان پانچ ذکر کیے گئے ہیں۔

۱- اقرارِ شہادتین ۲- اقامتِ صلوۃ ۳- ایتاءِ زکوۃ ۴- صومِ رمضان اور ۵- حجِ بیت اللہ۔

ان پانچ کو اسلام کی بنیادیں قرار دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اہم بنیادیں ہیں' اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جہاد اور اسی طرح کے دوسرے اعمال اسلام کی بنا میں شامل نہیں ہیں۔ وہ بھی اسلام کی بنا (عمارت) کا حصہ ہیں لیکن ان کی وہ حیثیت نہیں ہے جو ان پانچ ارکان کی ہے' جہاد میں وہ وسعت نہیں ہے جو ان پانچوں کے اندر ہے۔ یہ پانچ اپنے ساتھ سارے دین کو مع جہاد شامل ہیں اور جہاد ان سب کو یا ان سب کی طرح دین کے تمام شعبوں پر حاوی نہیں ہے۔

البتہ اس پہلو سے جہاد اہم ہے کہ جہاد کے ذریعہ ان تمام کو قائم کیا جاتا ہے۔ اس لیے ایک حدیث میں ایمان کے بعد جہاد کو سب سے افضل قرار دیا گیا۔ عبد اللہ بن مسعود کی یہ روایت بخاری کتاب الایمان میں دیکھ لیجیے۔ آپؐ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا "ایمان باللہ۔" سوال کیا گیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا "جہاد فی سبیل اللہ" سوال کیا گیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا "حج مبرور"

مسئلہ طلاق

سوال: ایک مسئلہ درپیش ہے۔ ایک شخص کے تعلقات اپنے سسرال والوں سے کشیدہ ہوگئے۔ وہ آدمی ایک علیحدہ گاؤں میں رہتا تھا اور اس کی بیوی کسی علیحدہ گاؤں میں اپنے سسرال والوں کے ہاں تھی۔ پھر اس آدمی نے غصہ کی حالت میں آکر قلم اٹھایا اور کاغذ پر طلاق نامہ تحریر کیا۔ بیوی کا

نام اور بیوی کے والد کا نام لکھا۔ لفظ طلاق تین دفعہ لکھ دیا۔ اب وہ ایسے آدمی کی تلاش میں تھا جو اس طلاق نامہ کو اس کی بیوی تک پہنچا دیتا' اس کو ایسا آدمی نہ مل سکا۔ اسی اثنا میں اس آدمی اور سسرال والوں کے تعلقات ٹھیک ہو گئے۔ اس کے والد اس کی بیوی کو گھر لے آئے۔ اس کو دوسرے رشتہ داروں اور گھر والوں نے سمجھایا۔ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر اس نے طلاق نامہ اٹھا کر آگ میں پھینک دیا۔ اب کیا لفظ طلاق تین دفعہ لکھنے سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں ؟ اگر واقع ہو جاتی ہے تو پھر اس کی کیا صورت ہو گی۔

جواب : طلاق کے سلسلہ میں آپ کے استفسار کا جواب یہ ہے کہ طلاق اگر بیوی کے نام باقاعدہ خط کی شکل میں ہو اور اس میں یہ نہ لکھا گیا ہو کہ خط ملنے پر طلاق واقع ہو گی بلکہ مطلقاً طلاق دی گئی ہو تو کلماتِ طلاق تحریر کرنے کے ساتھ ہی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اسی وقت سے عدت بھی شروع ہو جاتی ہے۔ چاہے طلاق کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

اور اگر طلاق باقاعدہ خط کی شکل میں نہ ہو مثلاً شروع میں بیوی کو مخاطب کر کے السلام علیکم ورحمتہ اللہ وغیرہ اور تمہیدی کلمات نہ لکھے گئے ہوں جیسے کہ خطوط کی روایت ہے' صرف بیوی کا نام لکھ کر طلاق لکھی گئی ہو تو ایسی صورت میں طلاق کی نیت ہو تو طلاق ہو گی ورنہ نہیں۔

آپ نے جو صورت لکھی ہے اس سے اس قدر بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ شوہر بیوی کو طلاق دینے کی نیت رکھتا تھا اور اس نے طلاق نامہ لکھا ہے لیکن یہ بات واضح نہیں ہے کہ طلاق نامہ کے الفاظ کیا تھے۔ آیا اس میں یہ شرط تھی کہ جب میرا خط تمہیں ملے تو تمہیں طلاق ہے یا اس شرط کے بغیر طلاق دے دی تھی۔ بظاہر یوں نظر آتا ہے کہ اس قسم کی شرط کوئی نہ تھی اس لیے یقیناً تین طلاقیں واقع ہو گئی ہیں۔ اور تین طلاقیں تحریر کرنے کے بعد لڑکے کے والد صاحب کے لیے جائز نہ تھا کہ لڑکی کو اپنے گھر لے آتے جب کہ ان کو طلاق کا علم تھا۔ اب اس کا فوری تدارک ہونا چاہیے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ لڑکی کو ماں باپ کے گھر بھیج دیا جائے اور وہ عدت گزارنے کے بعد دوسری جگہ شادی کرے۔ دوسرے شوہر کے ساتھ بھی اگر اس کا نباہ نہ ہو سکے اور دوسرا شوہر بھی اسے طلاق دے دے تو اس کی عدت گزارنے کے بعد پھر دوبارہ پہلا شوہر نکاح کر کے اسے اپنے گھر لا سکتا ہے۔ رد المختار حاشیہ الدر المختار میں ہے۔

وان کانت مستبینة لکنها غیر مرسومة ان نوی الطلاق یقع والا لا وان کانت مرسومة یقع الطلاق نوی او لم ینو ثم المرسومة لا تخلوا اما ان ارسل الکتاب بان کتب اما بعد فانت طالق فلما کتب هذا یقع الطلاق وتلزمها

العدة من وقت الکتابة وان علق طلاقها بمجئی الکتاب بان کتب اذا جاءک کتابی ھذا فانت طالق فجاءھا الکتاب فقراتھا اولم تقراتھا یقع الطلاق۔ کذا فی الخلاصة (ج ۲ ص ۳۶۴)

اگر تحریر پڑھی جاسکنے والی نوعیت کی ہو (کاغذ یا دیوار پر ہو یا زمین میں اس انداز سے ہو کہ پڑھی جاسکتی ہو اور سمجھی جاسکتی ہو) لیکن باقاعدہ خط کی شکل میں نہ ہو (شروع میں بیوی کے نام کا عنوان نہ دیا گیا ہو اور تمہید وغیرہ نہ ہو) تو نیت طلاق کی ہو تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔ اور اگر باقاعدہ خط کی شکل میں ہو تو بہرصورت طلاق واقع ہوگی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ البتہ اگر طلاق مطلقاً دی گئی ہو تو فوراً طلاق ہوجائے گی جیسے تمہیدی کلمات کے بعد لکھا ہو "تجھ پر طلاق ہے" اور اگر مشروط کی گئی ہو مثلاً لکھا ہو کہ جب میرا خط تجھے ملے تو طلاق ہے تو ایسی صورت میں خط کے ملنے پر طلاق واقع ہوگی۔ (نہ ملنے کی صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی)۔

مذکورہ صورت میں طلاق نامہ تو بیوی کو نہیں ملا بلکہ بیوی کو سسرال والوں سے راضی نامہ ہونے کے بعد گھر لے آئے اور طلاق نامہ کو جلا دیا گیا۔ لیکن سوال سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ طلاق نامہ میں بیوی کو خط ملنے کی شرط کا ذکر تھا یا نہیں۔ غالب گمان یہی ہے کہ اس شرط کا ذکر نہ تھا ورنہ سوال میں اس کا ذکر ہوتا۔ اس لیے قطعی طور پر تین طلاقیں واقع ہوگئیں۔ اور بیوی سے فوری طور پر جدائی لازمی ہوگئی ہے۔

بقیہ : قرآن کیوں پڑھیں ؟

(جو شخص بھی نیک عمل کرے گا' خواہ وہ مرد ہو یا عورت' بشرطیکہ وہ مومن ہو' اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے)۔

یہ بصیرت افروز یقین دہانی حکمتِ قرآنی کے اس اعلان پر مبنی ہے:

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ

(البقرۃ : ۲۶۹)

(جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت ملی اسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی۔ ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں جو دانش مند ہیں)۔